ڈوگری مانیتا دِوس……صفحہ ۷ سے آگے

یہ ڈوگری ادیبوں کی محنت کا نتیجہ ہے کہ ہمارا کلاسیکی ادب ان تخلیقات سے مالا مال ہے۔انہوں نے کلچرل اکیڈیمی کی سرگرمیوں کی سراہنا کرتے ہوئے کہا کہ ریاست میں فن‘ ادب اور ثقافت کے حوالے سے شاید ہی ایسا کوئی شعبہ ہو جہاں ریاستی اکیڈیمی نے اپنی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے نہ ہوں ۔ پروگرام میں شعبہ ڈوگری کی صدر پروفیسر سُشما شرما نے اپنے استقبالیہ خطبے میں ڈوگری کہانی کاروں اور ادیبوں کی سراہنا کرتے ہوئے کہا کہ ڈوگری سے جڑے تمام شعبہ جات کو محنت اور لگن سے اس زبان کی ترقی اور بہبودی کے لئے کام کرنا چاہیے۔تقریب میں جن قلمکاروں نے اپنی کہانیاں پیش کی ان میں کرشن شرما‘ سنتوش سانگرہ‘ رادھا رانی‘ اشو شرما اور سونیا جسروٹیہ کے نام قابلِ ذکر ہیں ۔ اکیڈیمی کے اسسٹنٹ ایڈیٹر ڈاکٹر رتن لال بسوترہ نے پروگرام کی نظامت کے فرائض انجام دیئے اور شکریہ کی تحریک پیش کی۔

کیرالا میں جشنِ کشمیر……صفحہ ۹ سے آگے

کہا کہ یہ بات درست ہے کہ کیرالا کے لوگ شمالی ہند کی زبانیں کلی طور سے نہیں سمجھ سکتے لیکن اس دوری کو ختم کرنے کے لئے ہمارے پاس بہترین ذریعہ موسیقی‘ تھیٹر اور رقص ہے ۔ اس کے علاوہ ہر دو اطراف کے فنکار مختلف سازوں سے واقفیت حاصل کر کے نئی دھنیں بنا کر ساز و آواز کو مزید دلچسپ بنا سکتے ہیں۔Kanakakunnatt Place کے اوپن ائیر تھیٹر میں ریاست کے مختلف فنکار گروپوں نے اپنے فن کا مظاہرہ کرتے ہوئے شائقین کو محظوظ کیا۔تقریب کے اختتام پر اکیڈیمی کی طرف سے نذیر حسین نے مہمانوں‘ فنکاروں اور مقامی شائقین کا شکریہ ادا کیا۔ کیرالا میں پروگرام پیش کرنے کے بعد جموں و کشمیر سے ایک سو پچاس سے زیادہ فنکاروں کا گروپ جشنِ کشمیر فیسٹول کی مختلف تقریبات میں کرناٹک کے مختلف شہروں تھنجوز‘ چنئی‘ اُوٹی اور ترچیچی میں اپنے فن کا مظاہرہ کرتے ہوئے وہاں کے فنکاروں کے علاوہ شائقین کی توجہ کا مرکز بنے۔

کونسل برائے فروغِ اُردو……صفحہ ۹ سے آگے

کئے جاتے ہیں وہ کلچرل اکیڈیمی کا اردو شعبہ پہلے ہی سے کر رہا ہے ۔ جہاں کانفرنسیں منعقد کرنا‘ مشاعرے کرانا‘ اشاعتی پروگرام‘ ورکشاپ‘ کہانی ورکشاپ‘ محفل کہانی‘ کل ہند اردو مشاعرہ وغیرہ پہلے سے ہی کلچرل اکیڈیمی کے منشور میں شامل ہیں۔ معیاری ادب کی تخلیق کے لئے ریاست کی طرف سے ہر سال مقامی زبانوں کی طرح اردو میں بھی سال کی بہترین کتاب کو انعام سے نوازا جاتا ہے۔اس کے علاوہ اکیڈیمی کتابیں چھاپنے کے لئے امداد فراہم کر رہی ہے ۔ اس موقع پر رکن قانون ساز یہ محمد خورشید عالم نے مشورہ دیتے ہوئے کہا کہ اردو کو اسکولوں میں لازمی مضمون کے طور پر پڑھایا جائے۔

وزیر محمد ہکلا……صفحہ ۹ سے آگے

فنکاروں کی حوصلہ افزائی‘ نوجوانوں کو مواقع فراہم کرنا‘ دور دراز علاقوں میں معروف شخصیات کی اعزاز پوشی کے علاوہ ان کے ادبی و ثقافتی سرمائے کو محفوظ کرتے ہوئے عوام سے متعارف کرنا ہے۔اُسی سلسلے کی ایک کڑی آج کا سیمنار ہے ۔تقریب کے مہمانِ خصوصی ریاستی وزیر عبدالغنی کوہلی نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ چوہدری وزیر محمد ہکلا نے گوجروں کی تاریخ پر کام کیا ہے۔وہ پہلے شخص تھے جنہوں نے گوجری زبان کے تحفظ کے لئے آواز بلند کی ۔ اس کے علاوہ ریاست میں گوجر ہوسٹلوں کا قیام‘ ریڈیو کشمیر سے گوجری خبر کی نشریات ان کی کوششوں کا ثمرہ ہے۔سیمنار میں وزیر محمد کی حیات و خدمات پر پروفیسر ایم کے وقار‘ کرم دین چوپڑا‘ ڈاکٹر وجاہت جعفری اور کے ڈی مینی نے مقالات پیش کئے ۔ اس کے علاوہ ایک طرحی مشاعرے کا اہتمام بھی کیا گیا۔ چوہدری وزیر محمد ہکلا کی زندگی پر ایوانِ صدارت میں تشریف فرما حضرات نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ وہ ایک سماجی کارکن تھے جنہوں نے بغیر تفریق رنگ و نسل‘ مذہب و ملت‘ سماج کے دبے کچلے اور کمزور طبقہ کے افراد کے حق میں آواز بلند کی ۔ سیمنار میں معروف شاعروں اور ادیبوں کے علاوہ نامور شخصیات نے حصہ لیا جن میں چوہدری سلام دین بجاڑ‘ نامور براڈ کاسٹر چوہدری منشی خان اور معروف صحافی‘ ادیب اور مضمون نگار نذیر حسین قریشی شامل تھے۔اکیڈیمی کے کلچرل آفیسر ڈاکٹر علمدار عدم نے پروگرام کی نظامت کے فرائض انجام دیئے۔

کُل ہند اُردو مشاعرے میں……صفحہ ۱۰ سے آگے

تا کہ ریاست کا مستقبل روشن ہو سکے جوان نوجوانوں کے ہاتھ میں ہے ۔ ڈپٹی چیئرمین قانون ساز کونسل جناب جہانگیر میر تقریب کے بطور مہمانِ ذی وقار تھے ۔ انہوں نے اکیڈیمی کی سرگرمیوں کی سراہنا کرتے ہوئے ریاست کی سرکاری زبان کے حوالے سے کہا کہ اردو ہماری ریاست کی پہچان ہے لہٰذا اس کی ترقی اور بہبود کے لئے الگ سے اردو اکادمی کا قیام ضروری ہے ۔ مشاعرے میں جن شعراء حضرات نے اپنا کلام پیش کیا اُن میں عرش صہبائی‘ لیاقت جعفری‘ اشرف عادل‘ خالد کرار‘ احمد شناس‘ اعجاز احمد‘ شفق سوپوری‘ رخسانہ جبین‘ ہمدم کشمیری‘ بلراج بخشی‘ نذیر آزاد‘ حسن انظر‘ شبیب رضوی‘ رفیق راز‘ درخشاں اندرابی کے علاوہ بیرون ریاست سے کرشن کمار طور‘ ڈاکٹر فرحت احساس‘ ڈاکٹر حنیف ترین‘ وجے تیواری‘ محشر آفریدی‘ پروین کمار اشک‘ ممتا سنگھ نٹ کھٹ‘ عظیم آبادی‘ حسیب سوز اور زیرو باندوی شامل ہیں ۔ مشاعرے کی نظامت کے فرائض ریاست کے معروف ناظم پردیپ کھنہ نے انجام دیئے۔اکیڈیمی کے ایڈیشنل سیکریٹری ڈاکٹر اروندر سنگھ امن نے تقریب کے اختتام پر مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

ڈوگری موسیقی……صفحہ ۱۰ سے آگے

وی کے سمیال کی طرف سے پیش کردہ اس پروگرام کو موثر بتایا۔ انہوں نے کہا کہ پچھلے کچھ برسوں سے اکیڈیمی نمایاں کام کر رہی ہے اور اس کی جانب سے فن و ادب کو فروغ دینے کیلئے اقدامات ناقابل فراموش ہیں ۔انہوں نے مزید کہا کہ ادارہ مقامی زبانوں کو بھی فروغ دے رہا ہے۔قبل ازیں اپنے خطبہ استقبالیہ میں ڈاکٹر اروندر سنگھ نے اکیڈیمی کی آئندہ سرگرمیوں کے بارے میں جانکاری دیتے ہوئے کہا کہ یہ پروگرام وی کے سمیال کے ساتھ مشاورت کے بعد منعقد ہوا ہے ۔ پروگرام کی نظامت کے فرائض راج کمار بہروپیہ نے انجام دیئے جبکہ شکریہ کی تحریک اکیڈیمی کے شعبہ ڈوگری کے چیف ایڈیٹر اشوک گپتا نے پیش کی ۔ پروگرام میں وی کے سمیال، خوشا شرما، چنپا شرما، رادھیکا، روشی شرما، ونشیکا جموال، سموال مسیح، پروفیسر نرمل ونود، موہن سنگھ، جوگندر سنگھ چھترپال، دیو سنگھ سشیل، پروفیسر و مس راج کمار، ایس جے گیا نیشور، مدن پدما، برج موہن، مس رجنی کماری، ایشا بلگوترہ، پروفیسر ارچنا کیسر، مس وجے ٹھاکر، چنچل بھسین، جنک کھجوریہ، انیل صراف، ڈاکٹر نصیب سنگھ منہاس، جیون شرما، مس سدن راج، وجے اتری، اکاش پریا و دیگران بھی موجود تھے۔

کلچرل اکیڈیمی کی طرف سے……صفحہ ۱ سے آگے

ایک الگ اہمیت اور افادیت ہے جس سے نہ صرف دوسرے فنکاروں کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے بلکہ نئی نسل سے تعلق رکھنے والے فنکاروں میں جوش و جذبہ پیدا کرنے میں ایسے پروگرام اہم رول ادا کرتے ہے ۔ پروفیسر موصوف نے مزید کہا کہ غلام محمد کی ڈوگری زبان کے تئیں خدمات اور اس کے آٹھویں شیڈول میں داخل کئے جانے میں دوسرے فنکاروں کی طرف آپ کی خدمات کو کبھی فراموش نہیں کیا جا سکتا۔سیکریٹری اکیڈیمی ڈاکٹر عزیز حاجنی نے مرحوم کے اہلِ خانہ کو اس موقع پر مبارک باد پیش کرتے ہوئے ان کی خدمات کا اعتراف کیا اور کہا کہ ایسے پروگراموں کا مقصد ہمارے ادیبوں‘ فنکاروں اور شاعروں کی نہ صرف حوصلہ افزائی کی جانی ہے بلکہ نئے فنکاروں میں دلچسپی پیدا کرنا ادارے کا مقصد ہے ۔ اکیڈیمی کے مستقبل میں کئے جا رہے پروگراموں کی جانکاری دیتے ہوئے آپ نے کہا کہ شعبہ ایسے پروگراموں کی مدد سے ریاست کے تینوں خطوں میں ادب‘ فن اور ثقافت کی سانجھ سنبھال کے ہے نہ صرف وعدہ بند ہے بلکہ اس کے ذریعہ نئی نسل کو اپنی روایت سے جڑنے کے لئے آمادہ کرنا ہے۔ اکیڈیمی کے ایڈیشنل سیکریٹری ڈاکٹر اروندر سنگھ امن نے مرحوم غلام محمد کی خدمات اُجاگر کرتے ہوئے کہا کہ اکیڈیمی نے ہمیشہ ایسے فنکاروں‘ ادیبوں اور شاعروں کی حوصلہ افزائی کرنے کی کوشش کی ہے۔اس پروگرام میں شہر کے نامور ادیب‘ شاعر اور فنکار جن میں پروفیسر چنچل ڈوگرہ‘ ایس ایس بجرال‘ سریندر گوئل‘ پروفیسر کرنا بخشی‘ محترمہ سنتوش سانگرہ‘ ڈاکٹر گیانیشور انجینئر سہیل شرما‘ ڈاکٹر للت گپتا‘ ڈاکٹر کمل شرما‘ جنگ ایس ورمن کے علاوہ بہت سے معززین نے شرکت کی ۔ ریاست کی نامور فنکار کسم ٹکو نے اس پروگرام کی نظامت کے فرائض انجام دیئے جبکہ چیف ایڈیٹر ڈوگری اشوک گپتا نے شکریہ کی تحریک پیش کی۔

حمدیہ/نعتیہ محفل……صفحہ ۱۱ سے آگے

ہر ممکن تعاون دیا جائے گا۔قبل ازیں مہمانوں کا خیر مقدم کرتے ہوئے اکیڈیمی کے سپیشل آفیسر برائے ثقافت نذیر حسین نے کہا کہ ادارہ ہمیشہ اپنی سرگرمیوں کے ذریعہ ثقافت کو تحفظ اور فروغ دینے کیلئے پر عزم رہتا ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ وقتاً فوقتاً ایسے پروگرام ہو رہے ہیں اور یہ پروگرام بھی اسی کڑی کا ایک حصہ ہے۔نعتیہ حمدیہ کے پروگرام کی صدارت مقامی شاعر کاچو اسفندیار خان نے کی جبکہ حاجی محمد باقر، آغا سید ہادی شاہ، اکبر علی خان شاہین، عبدالمجید سہرا، نصیرالدین خفی، جگمت خیال لداخی، حاجی محمد ابراہیم راہی، مختار بڈگامی زاہد، فدا حسین وزیر فدا، محمد طارق خان نایاب، محمد علی قمر، ذاکر حسین کربلائی، سجاد علی شجاعت وغیرہ نے اپنا نعتیہ کلام پیش کیا۔ پروگرام میں مقامی افسران، شعراء، ادباء، سکولوں اور کالجوں کے طلباء اور بڑی تعداد میں مقامی حضرات بھی موجود تھے۔تقریب کی نظامت نظامت کے فرائض بشیر احمد وفا نے انجام دیئے جبکہ شکریہ کی تحریک سیوانگ ریگزن نے پیش کی۔

ابھینو تھیٹر میں……صفحہ ۱۱ سے آگے

ادبی اور ثقافتی سرگرمیوں کے تئیں دلچسپی پیدا کرنا ہے تا کہ ان کے اندر چھپے ہوئے فنکار کی ترویج کے لئے مواقع بہم کئے جا سکیں۔ اکیڈیمی کے ایڈیشنل سیکریٹری ڈاکٹر اروندر سنگھ امن اس موقعہ پر تقریب میں موجود تھے ۔ اس رنگا رنگ ثقافتی پروگرام میں حصے لینے والے فنکاروں میں سونالی ڈوگرہ کے علاوہ ڈاکٹر شیوانکر بھارتی‘ راکیش آنند‘ ساحل جسروٹیہ‘ سنیل کمار‘ درشن دھروچ اور جے آر جیکسن قابلِ ذکر ہیں ۔ پروگران کی نظامت کے فرائض کسم ٹکو نے انجام دیئے جبکہ چیف ایڈیٹر ڈوگری اشوک گپتا نے ادارے کی طرف سے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

کٹھوعہ آفس کا افتتاح……صفحہ ۱۱ سے آگے

جدیدیت کی نذر ہو رہی ہیں جن کو بازیافت کر کے استعمال میں لانے کی ضرورت ہے۔انہوں نے کہا کہ اس کام میں نوجوان طبقے کو آگے آنا چاہیے جس کے لئے انتظامیہ ہر ممکن مدد کے لئے تیار ہے۔تقریب کی ابتداء میں مہمانوں کو خوش آمدید کہتے ہوئے سیکریٹری اکیڈیمی ڈاکٹر عزیز حاجنی نے کہا کہ ضلع انتظامیہ کے تعاون سے اکیڈیمی کے سب آفس کے لئے مختص کی گئی اس عمارت کے لئے ادارہ یہاں کے عوام‘ قانون سازیہ کے اراکین اور ضلع انتظامیہ کا شکریہ ادا کرتا ہے۔انہوں نے کلچرل آفیسر کٹھوعہ سنجیو گپتا کو ہدایت دی کہ کٹھوعہ ضلع میں پروگراموں کا سلسلہ شروع کیا جائے تا کہ یہاں کے ادیب اور فنکار متحرک رہیں ۔ اکیڈیمی کے ایڈیشنل سیکریٹری ڈاکٹر اروندر سنگھ امن نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا جبکہ کلچرل آفیسر کٹھوعہ سنجیو گپتا نے مشاعرے کی نظامت کے فرائض انجام دیئے۔اس کثیر اللسانی مشاعرے میں جن شعراء حضرات نے شرکت کی اُن میں ٹی آر سمبریہ‘ کھجور سنگھ‘ پروفیسر ہاجورہ سنگھ‘ دلیپ سنگھ ساون‘ رمیش چندر گھالہو‘ شام لال کھجوریہ‘ ششی شرما‘ بالک رام مہرا‘ راکیش لولی‘ سنجے سہگل‘ جتندر کھجوریہ‘ ریورادھا‘ دھرم ویر‘ ساروج بالا‘ مدن لال طوفان‘ نریش کیرتی‘ آر ایس کاتل‘ روہت منٹو‘ کرتار ورما‘ ترسیم مہاجن کے علاوہ پرم جیت شرما کے نام قابلِ ذکر ہیں۔

مخصوص شیرازہ پنجابی……صفحہ ۱۲ سے آگے

امن پریت کور، ہرسمرن سنگھ اور گرپریت کور کی طرف سے چار کہانیاں پیش کی گئیں ۔ اپنے تاثرات پیش کرتے ہوئے پروفیسر آر ڈی شرما نے اکیڈیمی کی طرف سے نوجوانوں میں ادبی ذوق پیدا کرنے کیلئے اٹھائے گئے اقدامات کی سراہنا کرتے ہوئے کہا کہ ادارے نے شیرازہ کے اس شمارے کو شائع کر کے اہم رول ادا کیا ہے اور اس میں نوجوان ادیبوں کی تحریروں کو شامل کر کے ان کی حوصلہ افزائی کی گئی ۔انہوں نے کہا کہ اکیڈمی نے بین الاقوامی معیار کے اس میگزین میں طلباء اور سکالروں کی تخلیقات کو جگہ دی ہے جس سے ان میں مزید لکھنے کا جذبہ پیدا ہوگا۔اپنے صدارتی خطبے میں ایس رنگیل سنگھ نے مسرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ادبی و ثقافتی سرگرمیوں کو بڑھاوا دینے کیلئے اکیڈیمی بہت سارے اقدامات اٹھا رہی ہے ۔ انہوں نے کہا کہ نوجوانوں کو سامنے آکر ادبی سرگرمیوں میں حصہ لینا چاہئے۔اس موقعہ پر پروفیسر للت منگوترہ نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا اور کہا کہ اکیڈمی کی طرف سے شروع کی گئی ان کوششوں سے نوجوانوں میں زبان و ادب کے تئیں شوق پیدا ہوگا ۔ اکیڈیمی کے ایڈیشنل سیکریٹری اروندر سنگھ امن نے کہا کہ ادارے نے یووا ویشک انک کا خصوصی شمارہ نوجوانوں کو سامنے لانے کیلئے شائع کیا ہے ۔ انہوں نے کہا کہ اس سے آئندہ نسل کو ادب کے لئے خدمات پیش کرنے کے مواقع دستیاب ہوں گے ۔انہوں نے کہا کہ شیرازہ کا اسی طرح کا خصوصی شمارہ ہندی اور ڈوگری زبانوں میں بھی شائع ہونے جا رہا ہے۔اس سے قبل خطبہ استقبالیہ میں پروفیسر کیدار ناتھ شرما نے کہا کہ اکیڈیمی نے اس شیرازہ کو نوجوانوں کے نام مختص کر کے بڑا کارنامہ انجام دیا ہے۔انہوں نے کہا کہ اس میں انیس سکالروں اور طلباء کے تحقیقی مقالے شامل کئے گئے ہیں اور یہ کوشش نوجوانوں کو تخلیقی کام سے منسلک کرنے کیلئے سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ پروگرام میں نظامت کے فرائض شیرازہ پنجابی کے ایڈیٹر سردار پوپندر سنگھ نے انجام دیئے جبکہ جموں یونیورسٹی سے پنجابی شعبے کی پروفیسر ڈاکٹر بلجیت کور نے شکریہ کی تحریک پیش کی۔

ظفر اقبال منہاس……صفحہ ۱ سے آگے

میں سیکریٹری سٹیٹ آٹونامی کمیٹی اور سیکریٹری‘ مشاورتی کمیٹی برائے پہاڑی قابلِ ذکر ہیں ۔ ادبی اور ثقافتی حلقوں اور اکیڈیمی عملے نے ظفر اقبال منہاس کی بطور نائب صدر کلچرل اکیڈیمی خیر مقدم کیا ہے اور اُمید ظاہر کی ہے کہ ظفر صاحب اپنے وسیع تجربے کے ساتھ ساتھ علمی‘ ادبی اور ثقافتی سوجھ بوجھ بروئے کار لاتے ہوئے ریاست کے ادبی اور ثقافتی منظر نامے کو اور بھی بہتر بنانے کے لئے کوشاں رہیں گے ۔ یاد رہے کہ اکیڈیمی میں نائب صدر کی نامزدگی ۳۵ برس کے طویل وقفے کے بعد عمل میں لائی گئی ہے اور اس سے اکیڈیمی کی آئینی حیثیت بحال ہوگئی ہے۔ ☆☆